مرتبہ فرشتوں سے کچھ کم تہا یعنے نیسوع کو الوہیم اور تیسرے ثالث
یہ ہی کہ ابن ایک آدمی درمیانی ہے جیسا کہ تمطاؤس اول کے ۲-
۵ مین ہے کہ خدا ایک ہی اور خدا اور آدمیون کے بیچ ایک
آدمی بھی درمیانی ہے وہ مسیح یسوع ہی اور روح القدس وہ
ہے جسکا ذکر متی ۳-۱۶ مین ہے (اور اس نے خدا کی روح کو
کبوتر کے مانند اوترتے اور اپنے اوپر آتے دیکہا) ثانی متی ۱۲-
۳۱ و ۳۲ مین ہی اس لئے مین تم سے کہتا ہون کہ لوگونکا ہر طرح کا
گناہ اور کفر معاف کیا جاویگا مگر وہ کفر جو روح کے حق مین
ہو لوگون کو معاف نہوگا جو کوئی ابن آدم کے حق مین برا کہی
اوسے معاف ہوسکیگا پر جو روح قدس کے حق مین برا کہی اوسکو
ہرگز معاف نہوگا نہ اس جہان مین نہ اوس جہان مین)
تمیز ثالث دیکہو لوقا ۲۴-۳۹ (میرے ہاتہ پاؤن کو دیکہو کہ
مین ہون اور مجہے چہوؤ اور دیکہو کیونکہ روح کو جسم
اور ہڈی نہین جیسا کہ مجہ مین دیکہتے ہو) اسمقام پر مسیح
نے خود فرما دیا کہ مین روح نہین ہون جسکے نسبت ہم
کہہ سکتے ہین کہ جو مسیح کو عیسائی روح کہتے ہین وہ قول محض
بکواہی مسیح غلط ہے دوسرے یہ کہ روح اور مسیح کی ہائیت کا
فرق بہی اسی مقام سے بقول مسیح ثابت ہوگیا فالحمد للہ

عقیدۂ ثالث کفارۂ مسیح کو برحق خیال کرنا

اقول بطلان اس عقیدہ کا قرآن پاک سے ثابت ہے
اور نیز توریت اور انجیل سے پس جب تک کہ توریت کے احکامات
کا منسوخ ہونا یا غلط ہونا ثابت نہوا اوسوقت تک ہرگز
ہرگز کفارۂ مسیح صحیح نہین ہوسکتا دیکہو قرآن شریف کی
سورۂ نسا مین صاف تحریر ہے وما قتلوہ وما صلبوہ
ولکن شبہ لہم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک

منہ مالہم بہ من علم الا اتباع الظن وما
قتلوہ یقینا بل رفعہ اللہ وکان اللہ عزیزا حکیما
صداقت مضمون قرآنی یہ ہی کہ متی ۲۷-۳۲ مین (جب باہر
جاتے تہے انہون نے ایک قورینی آدمی شمعون نامی کو پایا اوسے بیگار
پکڑا کہ اسکی صلیب اوٹہا لے چلے) تصدیق اوسکی مرقس ۱۵
-۲۱ و لوقا ۲۳-۲۶ مین ہے یعنے صلیب کو مسیح نے خود
نہین اوٹہایا بلکہ شمعون قرینی نے تو حسب قاعدہ یہود جسکا
ذکر تفسیر اسکاٹ صفحہ ۲۲۳ کالم اول مین ہے مسیح مصلوب
نہین ہوا اور بجاے مسیح شمعون قرینی صلیب دیا گیا۔ اور
وہ جو انجیل یوحنا ۱۹-۱۷ مین ہے (سو وہ اپنی صلیب اوٹہائی
ہوی اوس جگہہ کو جو کہوپڑی کا مقام کہلاتا ہے جسکا ترجمہ عبرانی
مین گلگتہ ہے نکل گیا) یہ قول پایۂ اعتبار سے بہ چند وجوہ
ساقط ہے **اول** یہ کہ سنہ تصنیف متی و مرقس و لوقا
کے انجیل یوحنا سے قبل کے ثابت ہین **ثانیا** یہ کہ بمقابلہ ۲
گواہ کی ایک گواہ کی شہادت قابل اعتبار نہین **ثالثا**
یوحنا نے خبر صحیح کو جہوٹ کرنے کے واسطے بعد ۹۹ سال کے
یہ فقرہ لکہدیا ہی اور کیا عجب ہے کہ کسی بعد یوحنا اسکا الحاق
کر دیا ہو لہذا ہرگز ہرگز تحریر یوحنا لایق توجہ نہین علاوہ
ازین وہ فرقے جو منکر صلیب مسیح ہین۔ یعنے گذاستی۔
یا سلیدی۔ سرنتہی۔ کاربوک رائی۔ دوسیتی یونی ٹیرین
ساسی نین۔ نکلائی۔ آرمینا۔ جو فرقہ بردشنٹ سے
بیشتر کے ہین سوا اسکے کتاب دعا عیسائیہ مذکورۂ بالا کے صفحہ ۲۵۳
مین یہ عبارت ہی (حقیقت مین اوس نے دکہہ سہا اور
مصلوب ہوا مر گیا اور مدفون ہوا تاکہ باپ کو ہمسے ملاوے
اور اب قربان ہوے) ہم کہتے ہین کہ یہ عقیدہ باطل ہے عقل

مصلوب ہونے کی بھی قرار پائی۔ تاکہ باپ
کو بھی ملاوے۔ اور ملانا باپ سے شرط قربانی تھا۔ تو اس
حال میں ضرور تھا کہ مسیح پر رغبت طبع اور بخلوص نیت بلا جبر و اکراہ
مصلوب ہونا قبول فرماتے۔ اور جبکہ حسب تحریر انجیل قبل وقت
مصلوبی سے مسیح کا یہوداہ کو بد دعا دینا جیسا کہ متی ۲۶ -
۲۴ میں ہے (اوس شخص پر افسوس جس سے ابن آدم گرفتار
کرایا جاتا اگر وہ شخص پیدا نہ ہوتا اسکے لئے بہتر تھا) اور خدا
سے دعا مانگنا واسطے حفاظت جان کے دو مرتبہ جیسا کہ
متی ۲۶ - ۳۹ و ۴۲ میں (اور کچھ آگے بڑھ کے منہ کے
بل گرا اور دعا مانگتے ہوئے کہا کہ اے میرے باپ اگر ہو سکے
تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے الخ ۴۲ پھر اوس نے دوبارہ جا کر
دعا مانگی اور کہا کہ اے میرے باپ اگر میرے پیئے کے بغیر
یہ پیالہ نہیں گذر سکتا تو تیری مرضی ہو) دیکھو اس دعا سے
صاف ثابت ہے کہ مسیح کی مرضی نہ تھی۔ پھر مسیح کا وقت صلیب
شور کرنا اور چلانا بھی مانع صفا ثابت ہے جیسا کہ متی ۲۷
۵۰ میں ہے (اور یسوع نے پھر بڑے شور سے چلا کر
جان دی) اور نیز جیسا کہ اسی باب کے ۴۶ ورس میں ہے
(یسوع نے بڑے شور سے چلا کر کہا ایلی ایلی لما سبقتانی)
ان کلمات سے بھی مصلوب سے ناخوشی ظاہر ہے جس حال
میں کہ انجیل سے اظہار ناخوشی ثابت ہے تو اس عقیدہ پر ایمان
لانا کہ باپ کو بیٹے سے ملاوے اور آپ قربان ہو محض غلط ہے۔
اور اس عقیدہ کا بطلان عہد عتیق سے بھی ثابت ہے کل مقامات
کا قلم بند کرنا موجب طوالت ہے دو ایک مقام پیش کرتا
ہوں اونکو شستے نمونہ از خروارے خیال فرماویں دیکھو
استثنا ۲۴ - ۱۶ (اولاد کے بدلے باپ دادے

مارے نجائیں نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کیجائیں
ہر ایک اپنی ہی گناہ کے سبب مارا جائیگا) دیکھو یہ حکم موقت
نہیں بلکہ مؤبد ہے کیونکہ واسطے آیندہ کے مارا جائیگا
جو زمانہ استقبال کو بتلاتا ہی موجود ہے اور اسی کے ۳۲
- ۲۹ میں ہی (اب دیکھو کہ میں ہاں میں بھی وہ ہوں اور
کوئی معبود میرے ساتھ نہیں میں ہی مارتا ہوں اور میں
ہی جلاتا ہوں میں ہی زخمی کرتا اور میں ہی چنگا کرتا
ہوں اور ایسا کوئی نہیں جو میرے ہاتھ سے چھڑا دے)
اس عبارت سے یہ امر بھی واضح ہو گیا کہ کوئی اسکے ساتھ
نہیں جیسا کہ عیسائی ابن اور روح کو شریک کرتے ہیں اسکا
بھی صاف انکار ہی اور یسعیاہ ۴۳ - ۱۱ و ۱۲ میں ہے۔
(اور میرے سوا کوئی بچانے والا نہیں - ۱۲ - اور کوئی
نہیں کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے میں کام کرونگا کون ہے
کہ اوسمیں ہرج کر دے) اس حکم سے ظاہر ہے کہ اسکے کام
میں کسیکو دخل نہیں۔ اور کتاب حزقیل میں صاف اور صریح
ہے جس سے ثابت ہی کہ کسیکو کچھ بھی دخل نہیں دیکھو ۱۸ باب
۲۰ ورس سے ۲۳ تک (وہ جان جو گناہ کرتی ہے سو ہی مریگی
بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اوٹھاویگا اور نہ باپ بیٹے
کی بدکاری کا بوجھ اٹھاویگا صادق کی صداقت اوسی پر
ہوگی اور شریر کی شرارت اوسی پر پڑے گی لیکن شریر اپنی
ساری خطاؤں سے جو اوس نے کی ہیں باز آوے اور میرے
سارے حکموں کو حفظ کرے اور جو کچھ کہ شرع میں درست اور
روا ہی کرے تو وہ یقیناً جئیگا خداوند یہوداہ کو کہتا ہی
اس عبارت سے ثابت ہی کہ نجات راست بازی اور متابعت
شریعت پر موقوف ہی نہ کفارہ پر۔ اور تواریخ دوم کے ۱۹

ے - سے ثابت ہی (خداوند ہمارے خدا کی ساتھ ناانصافی
نہین نہ کسی کی روداری نہ رشوت لیتا ہے) اور عقیدہ
کفارہ سے ناانصافی اور روداری اور رشوت لینا ثابت ہے
لہذا ہفوات شیطانی ہے فھو المدعا - ثانیاً کتاب
دعائے عمیم مذکورہ کی صفحہ ۵۴۲ مین ہے (ایک ہی زندہ و برحق
خدا ہی وہ ازلی ہے اور اسکو جسم اور جزا اور جوش نہین
اسکی قدرت اور حکمت بیحد ہے وہ سب چیزون کا جو دیکھتے
ہین آئین اور دیکھنے مین نہین آئین خالق و حافظ ہے) ہم
کہتے ہین کہ مسیح وہ خدا نہین جسکی صفت کتاب دعائے عمیم مین
تحریر ہے اگرچہ وہ خدا ہے تو اوسکی صفت زندہ کی ہے
اور مسیح کا مرنا انجیل سے ثابت ہی دیکھو ۲ - ۵۰ کا یہ جملہ
(یسوع نے بہر بڑے زور و شور سے چلاکر جان دی)
اسکی صفت ازلی ہی پھر کیون فنا ہوا جیسا متی کے جملہ
مذکورہ سے ثابت ہی - اسکی صفت غیر مجسم کی ہے مسیح کا جسم
انجیل سے ثابت ہی جسکا ہر عیسائی کو اقرار ہے اوسکی صفت
لایتجزی ہے مسیح علیحدہ ہوکر قید جسم اور تعدد مین آکر یتجزی کیون
ہوا - اوسکی صفت غیر جوش کی ہے مسیح نے جوش کیا یہودا
کو یہ کیون کہا اگر وہ شخص پیدا نہوتا اس کے لئے بہتر تھا
اوسکی صفت قدرت اور حکمت اور خوبی بیحد کی ہے یہ
وقت گرفتاری و مصلوبی کیون بے قدرت اور بیحکمت
اور بے خوبی ہوا - اوسکی صفت ہی کہ وہ سب چیزون کا
وجود دیکھنے مین آئین اور وجود دیکھنے مین نہین آئین خالق
و حافظ ہی پھر کیون مخلوق ہوا اور دوسرون کی حفاظت
تو درکنار اپنی ہی آپ کو بچا نہ سکا ایلی ایلی لما سبقتانی
کہتے ہوے جان دی - ویل ہی اوپر اس عقیدہ کے جو خود عیسائیون

کے قول اور انجیل کے مضامین سے باطل و بے بنیاد ثابت ہی جسکے اثبات
کے واسطے عیسائیون کے پاس کوئی دلیل عقلی یا نقلی نہین ہے -

تنبیہ

اے گندم نما جو فروشو تمھین کہولو اور مضامین بائبل کو دیکھو
اور سمجھو کہ قول خدا توریت مین اور قول مسیح انجیل مین کیا ہے
اوسپر اعتقاد کرو اور وہ عقیدہ جو اغوای شیطانی سے تمھارے
پادریون نے پنچایتی طور سے مقرر کرلیا ہے اوس سے توبہ کرو
اور راہ مستقیم کے متلاشی آیندہ اختیار ہی ہم خیر خواہانہ
ہین سمجھا دینا ہمارا کام ہے مانو یا نمانو یوم الحساب خدا کو جواب
دے لینا - سمجھ قول ہمارا اوسوقت کیواسطے حجت ہی جب کہ
تم لوگ پیش احکم الحاکمین یوم جزا ہوگے کہ ہمکو کسی
نے سمجھایا نہین ایسا ہم ناسمجھ تھے -

واضح ہو کہ فقیر نے عبارت ہذا کو سلیس طور پر جو ہر اک کی
سمجھ مین آوے قلمبند کیا ہی حتی الامکان ناون الفاظ سے
اعراض کیا جو وقت طلب تھے اور بجای اوانکی اردو الفاظ جنکو چھوٹا
بڑا پڑھا بے پڑھا سمجھ سکے تحریر کئے ہین کیونکہ بغیر اسے

وما علینا الا البلاغ المبین

ہمپر واجب ہی کہ دلایل روشن و بیّن ہر اک کی ملاحظہ کیواسطے
تحریر کردین اور اپنی فرض سے سبکدوش ہون - فقط

العبد

فقیر محمد تفضل حسین معین الواعظین مقام کلکتہ

رسالہ الدلیل القوی لردیۃ العیسوی

بسم الله الرحمن الرحيم

ما المسيح ابن مريم الا رسول والصلوة على صاحب الشفاعة العظمى المقبول فى اله المفضول واصحابه العدول۔ **اما بعد**

فهذه الرسالة المسماة بالدليل القوى لرد ذبيحة العيسوى التى اختلفها نصارى الدين حسن العيسائى مستظهرا من فسيسى الكلكتة و البمبائى قد تشرف بردها العبد المستمد من تائيد السماوى محمد محفوظ البلياوى صانه الله عن الافات والبليات وحفظه عن ضرصر النكبات وجنبه عن زلة القلم وبعدا عن زيغة الرقم فها انا الشروع فى المقصود بعون الله الملك الودود۔

قوله رسالہ ذبیحۃ العیسوی فی الرد بدلائل الکرسی وشہسوار محمدی **اقول** ذبیحہ جسکے نام ہی سے مذبوحیت ظاہر ہے وہ دوسرے کو خاکسار کرہا دی شہسوار کو کیا رد کرینگے۔ ثانیاً پادری صاحب جو کلکتہ کے تمامی پرچرون مین عربی دان ومولوی مشہور ہین اور سی ام اس وغیرہ خطابات طویلہ سے مخاطب بھی ہین بغلط تردید پر الف لام کس نحو کے قاعدہ سے داخل کرتے اور پھر اوسکا صلہ حرف فی سے کیونکر تحریر فرماتے ہین

قوله ثبت الله الواحد فی ثلثة اقانیم **اقول** بیان ہر چند مدعیات ہین۔ اولا الواحد جو اسماء صفات سے ہے اوسکا موصوف جو پادری صاحب کے نزدیک بھی بشہادت جملہ تحمید للہ تعالی ہے اور ثلثة اقانیم مین جو وہ واحد ہے تو باعتبار ذوات مستقلہ ومستغنیہ اپنی یا باعتبار بعض تعلقات وتوجہات لازمہ وصفات عارضہ کے پہلی اول استغنا اوسکا مبطل ہے وبصورت ثانی قید ثلثہ کے باطل ہے کما لا یخفی۔ وثانیاً کلمہ فی سے جو ظرفیت کے لئے موضوع ہے پادریصاحب کی ثلثة الاقانیم کے عدم استقلالیت ثابت ہے کما لا یخفی۔ وثالثاً۔ ثلثہ الاقانیم الواحد کا ظرف مستقر بحالت مجموعی ہے یا افرادی۔ بشق اول تربیع ثابت ہوتی ہے وبشق ثانی تثنی لا التثلیث وہو خلاف مدعاکم الفاسد رابعاً یہ نسبت ظرفی لازم ہے یا مفارق اگر لازم ہے تو قبل از اقتران یا قبل از حدوث جزئین اخیرین ولو لوجہ من الوجوہ کی کیا کیفیت تھی اور اگر مفارق ہے تو پادری صاحب کی الواحد کی واحدیت مطلقہ نہ ثابت ہوی کما لا یخفی۔ خامساً پادری صاحب کی الواحد کے توحید وثلثة الاقانیم کے تثلیث یہہ دونون حقیقی ہین یا اضافی ووصفی بصورت حقیقی صریح مناقص عقلی ہے لان الوحدة ضد الكثرة وكذلك عكسهما ولا يجتمعان ابدا کما لا یخفی وبصورت ثانی استقلالیت باطل ہوجاتی ہے کما لا یخفی سادساً پادریصاحب کے بہت سے اکابر امت کے نزدیک جمیع آیات تثلیث الحاقی ہین پس عموماً اسکے شیرازہ بندی کیونکر ہوسکتی ہے سابعاً یہ عبارت تسمیہ عہد عتیق وعہد جدید سے ماخوذ ہے یا ایجاد بندہ بشق اول تصحیح نقل چاہئے وبصورت ثانی شاید اگرچہ گندہ ولیکن ایجاد بندہ پر عمل ہے تو خیر مبارکباد

ف ۱ ثلثة الاقانیم کا۔ ف ۲ یہ عیسائیون اس قول کے طرف اشارہ ہے کہ مسیح باعتبار جسم کے حادث ہے۔ ۱۲